نعتیہ غزل

علامہ ماتی جائسی

نبی سے واسطہ رکھنے میں دل سے کام لیتا ہوں
میں، اے روح الامین! کب آپ سے پیغام لیتا ہوں

یہ کیا ہے روضۂ رضواں چلا جاؤں گا دم بھر میں
ابھی تو روضۂ شہ پر ذرا آرام لیتا ہوں

سرورِ بادۂ حُبِّ نبیؐ ہوتا ہے جب کامل
جب اہل بیت کی الفت کا بڑھ کر جام لیتا ہوں

ریاضت کے ثمر روضے پہ شہ کے پختہ ہیں رضواں
کب اُن کو چھوڑ کر میں تیری جنسِ خام لیتا ہوں

ملک سجدہ سمجھتے ہیں مگر میں تو حقیقت میں
پلک سے خاکِ پائے بانی اسلام لیتا ہوں

صراطِ معرفت پر ہوں اگر لغزش بھی ہوتی ہے
تو گوشہ دامنِ آل عبؑا کا تھام لیتا ہوں

چل اے ماتی تماشا کر کہ باب علم کے در سے
میں نعتیہ غزل بہر صلائے عام لیتا ہوں

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سید الشعراء مولوی سید محمد حسن سالک مرحوم

زمانے میں سحر پیدا ہوئی شام قیامت کی
ستارے چھپ گئے پھوٹی کرن مہر نبوت کی

خدا جانے کشش کتنی ہے اس نام محمدؐ میں
سنا جس نے کوئی ہو؟ اس نے بے دیکھے محبت کی

اسی سے تو ہوا ہے خلق نور فاطمہ زہرؑا
ضرورت تھی خدا کو سایۂ جسم رسالت کی

ازل کی بزم میں کہنا پڑا ہر ایک مرسلؑ کو
محمدؐ ہیں کہ اک تصویر ہے خلق ومروت کی

ہزاروں انبیاء آئے ازل سے اس زمانے میں
مگر خالق نے احمدؐ ہی پہ تکمیل رسالت کی

محمدؐ، مرتضیٰؑ و فاطمہؑ ، شبیرؑ اور شبرؑ
یہ پہلے نقش پہلی صنعتیں ہیں دست قدرت کی

مہک اُٹھا گل جنت مشام جاں معطر ہے
دل مومن کھلا سن کر خبر تیری ولادت کی

چمک اُٹھی ازل کے دن جبین حضرت آدمؑ
ضیا پہونچی کہاں تک گوہر تاج نبوت کی

ملک سجدوں میں جھکنے ہی کو تھے خالق کے دھوکے میں
تجلی تیرے رخ کی تھی کہ تھی تصویر قدرت کی

وہ نقش کن فکاں تم ہو، وہ قرآن مبین تم ہو
تمہارے نور سے رونق بڑھی بازار قدرت کی

جو ذات پاک ختمی مرتبتؐ ہے کوئی کیا جانے
امانت سونپ دی اللہ نے اپنی شریعت کی